Digitized by Khilafat Library Rabwah

423

| جلد ۳۵ | ۱۶ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۶ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۰ |
|---|---|---|---|---|


## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج ٹائیفائڈ کے ٹیکہ کی وجہ سے بخار ہو گیا۔ درد نقرس میں نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا چھوٹا لڑکا امین احمد تاحال بیمار ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

# خطبہ جمعہ

## ہمیں ہر قدم پر زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرنی ہے

## مومن کے لئے قربانی سے محروم کیا جانا ہی سب سے بڑا عذاب ہے

### کوئی مرد اور عورت نہ رہے جو موصی نہ ہو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۱ اپریل ۱۹۴۷ء

مرتبہ۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

مجھے کئی دنوں سے درد نقرس کا دورہ ہے۔ اور پچھلا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ خطبہ جمعہ کے بعد بالعموم درد زیادہ ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن یہ دن ایسے ہیں۔ کہ میں خطبہ سے پیچھے نہیں رہ سکتا۔ بلاشبہ اس قسم کی تکلیف کی وجہ سے جہاں چلنے سے انسان معذور ہو جاتا ہے۔ وہاں یہ تکلیف بہت سے ضروری کاموں میں بھی حارج ہو جاتی ہے۔ مگر میں نے مناسب جانا کہ میں خطبہ جمعہ خود بیان کروں۔

احباب یہ بات مجلس شوریٰ کے موقعہ پر سن چکے ہونگے۔ اور جنہوں نے نہیں سنی وہ الفضل میں پڑھ چکے ہونگے یا اپنے دوستوں سے سن چکے ہونگے۔ کہ سلسلہ کی

### مالی ضروریات

اور وقتی پیدا ہونے والی مشکلات اس قدر بڑھ چکی ہیں۔ اور شاید سال دو سال تک ایسی حالت رہے۔ کہ موجودہ چندوں سے ان کو پورا نہ کیا جا سکے۔ جیسا کہ میری ایک رویا سے استدلال ہوتا ہے۔ موجودہ تعزیرات کی پانچ سالہ میعاد اپریل ۱۹۴۹ء تک ہے۔ یا اگر عام اندازہ رکھا جائے تو اکتوبر ۱۹۴۹ء تک یہ میعاد جا سکتی ہے۔ اس وقت تک کوئی ایسا نیا تغیر پیدا ہو جائیگا کہ موجودہ دور نئے دور کی شکل اختیار کریگا اس لحاظ سے ۴۷-۱۹۴۸ء اور آدھا سال ۱۹۴۹ء کا یا ہمارے مالی سال کے لحاظ سے دو سال

### نہایت نازک

ہونگے۔ اور جماعت کو انتہائی قربانیوں سے کام لینا ہوگا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہماری جماعت دوسری تمام جماعتوں سے چندوں میں زیادہ حصہ لے رہی ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ہماری جماعت دوسری کئی امیر جماعتوں سے بہت بڑھ کر دین کا بوجھ اٹھا رہی ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ علاوہ چندوں کے بھی جماعت پر ایسا بار ہے۔ جو دوسری جماعتوں پر نہیں۔ مثلاً جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جس نسبت سے ہماری جماعت اکٹھی ہوتی ہے۔

### دنیا کی کوئی جماعت

اس نسبت سے اپنے مرکز میں جمع نہیں ہوتی۔ اور اس طرح بھی جماعت پر ایک بہت بڑا خرچ پڑ جاتا ہے۔ اگر ہم یہ فرض کریں کہ ہمارے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۳۰ ہزار تھی۔ اور ریل والوں کی رپورٹ یہی بتاتی ہے۔ اور اگر ہم اوسط خرچ ۵ روپے فی آدمی رکھیں۔ تو ایک طرف کا خرچ ڈیڑھ لاکھ روپیہ بن جاتا ہے اور دونوں طرف کا خرچ تین لاکھ روپیہ بنتا ہے

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالعموم ہماری جماعت کے دوست قریب کی جگہوں سے آتے ہیں۔ مگر بعض دوست بہت دور دور سے بھی آتے ہیں۔ اور ایک ایک آدمی کا خرچ ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو سو روپیہ ہو جاتا ہے۔ اگر

## ان تمام اخراجات

کو برابر تقسیم کیا جائے۔ تو دس روپے فی کس آمدورفت کے خرچ سے کم نہیں بنتا۔ پس تین لاکھ روپیہ تو صرف جلسہ سالانہ پر آنے جانے میں ہی خرچ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی لوگ ہماری تحریک کے مطابق وقتاً فوقتاً قادیان آتے رہتے ہیں۔ اگر ان اخراجات کا بھی اندازہ کیا جائے۔ تو وہ بھی تین چار لاکھ بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مستقل چندوں کا خرچ ہے۔ تحریک جدید کے چندے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے چندے ہیں۔ وصیت کے چندے ہیں۔ اور پھر کچھ نہ کچھ مقامی چندے بھی ہوتے ہیں۔ ان تمام چندوں کو دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہماری چندوں کی آمد کے برابر ہی [illegible] رقم متفرق دینی کاموں پر خرچ ہوتی ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ جو مشکلات ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ وہ دوسروں کے رستہ میں حائل نہیں۔ اور

## جو ذمہ واریاں ہم پر ہیں

وہ دوسروں پر نہیں۔ اور جو نصب العین ہم پیش کرتے ہیں۔ وہ دوسرے لوگ پیش نہیں کرتے۔ ہماری مثال تو اس پرندہ کی سی ہے۔ جو ٹانگیں اوپر کر کے سویا ہوا تھا۔ کسی نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو۔ تم سوتے وقت ٹانگیں اوپر کر کے کیوں سوتے ہو۔ اس نے کہا۔ میں اس لئے ٹانگیں اوپر کر کے سوتا ہوں۔ کہ اگر آسمان گر پڑے۔ تو میری ٹانگیں اسے سہارا دیکر اٹھائے رکھیں۔ یہی حالت اس وقت ہماری ہے۔ دنیا کی نظروں میں

## ہمارا نصب العین

مجنونانہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تک قربانی کا سوال ہے۔ ہمیں اس نصب العین کو پورا کرنے کے لئے مجنونانہ قربانی ہی کرنی پڑے گی۔ تب جا کر ہم یہ ثابت کر سکیں گے۔ کہ ہماری باتیں معقول ہیں۔ اور ہمارا نصب العین معقول ہے۔ بلکہ

## سب سے اعلیٰ

ہے۔ ورنہ صرف یہ کہنا کہ اللہ تعالےٰ ایسا کرے گا۔ یہ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ جتنے بیوقوف اور نکمے لوگ دنیا میں ہوتے ہیں۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کے نام کی ہی پناہ لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ ثابت کرنا ہوگا۔ کہ ہم پاگل نہیں۔ اور ہم میں اور سست اور نکمے لوگوں میں نمایاں فرق ہے دعویٰ کے لحاظ سے ہم دونو برابر ہیں۔ ایک پاگل آدمی بھی یہی کہتا ہے۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کے لئے کام کر رہا ہوں۔ اور ہم بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ بہرحال ہم میں اور ایسے لوگوں میں کوئی امتیاز ہونا چاہیئے۔ اور وہ امتیاز یہی ہے کہ پاگل جو کچھ کہتا ہے۔ اس کے ساتھ قوت عملیہ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ کا قانون اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ لیکن ہم پاگل اس لئے نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کا قانون ہمارے ساتھ ہے۔

## اللہ تعالےٰ کہتا ہے ہمت کرو

ہم ہمت اور محنت سے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ اسراف سے بچو۔ ہم اسراف نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ تم اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے جدوجہد کرو۔ ہم جدوجہد کرتے ہیں۔ بلکہ عام لوگوں سے زیادہ جدوجہد کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے جن قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ہم کرتے ہیں۔ پس ہم میں قوت عملیہ بھی ہے اور

## اللہ تعالےٰ کا قانون

بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کو پاگل اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ جو باتیں وہ پیش کرتی ہیں۔ وہ کوتاہ بین لوگوں کو ان ہونی نظر آتی ہیں۔ دوسرے ان جماعتوں کی قربانیاں ایسی مجنونانہ ہوتی ہیں۔ کہ دشمن ان کو پاگل سمجھنے پر مجبور ہوتا ہے۔ پس ایک نبی کو بھی پاگل کہا جاتا ہے اور ایک پاگل شخص کو بھی پاگل کہا جاتا ہے۔ ان میں فرق کیا ہوتا ہے فرق یہی ہوتا ہے کہ نبی کو لوگ دعوےٰ ماموریت سے پہلے پاگل نہیں سمجھتے۔ اور دعوے کے بعد پاگل کہنے لگتے ہیں لیکن جو پاگل ہوتا ہے۔ لوگ اس کو اس کے دعویٰ سے قبل ہی پاگل کہہ رہے ہوتے ہیں۔ قادیان کے ایک دوست ایک دفعہ ایک مجنون آدمی کے پاس جس کا نبوت کا دعویٰ تھا گئے اور اسے کہنے لگے۔ کہ آپ تو پاگل ہیں۔ آپ نبی

کیسے ہو سکتے ہیں۔ اس نے کہا دیکھو پہلے نبیوں کو بھی پاگل کہا گیا ہے۔ یہ تو میرے سچے ہونے کی دلیل ہے۔ جب انہیں یہ جواب ملا۔ تو بھاگے بھاگے میرے پاس آئے۔ کہ میں اس کا کیا جواب دوں۔ میں نے کہا۔ خود آپ کا مجنون ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے۔ جس شخص کو آپ مجنون سمجھتے ہیں۔ اسے تبلیغ کرنے کے کیا معنی پھر میں نے کہا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کا جواب دینا مشکل ہو۔

## نبی اور عام آدمیوں کو مجنون کہنے میں فرق

ہے۔ نبی کو لوگ اس کے دعوےٰ سے پہلے نہایت عقلمند انسان سمجھتے ہیں۔ لیکن دعویٰ کرنے کے بعد اسے پاگل کہنا شروع کرتے ہیں۔ لیکن پاگل کو لوگ پاگل پہلے کہنا شروع کرتے ہیں۔ اور دعویٰ وہ بعد میں جا کر کرتا ہے۔ میں نے کہا جا کر کہو۔ کہ لوگ تو آپ کو دعوےٰ سے پہلے ہی پاگل سمجھتے تھے۔ پس نبی اور مجنون میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ پاگل آدمی کی باتیں بغیر جدوجہد کے ہوتی ہیں۔ پاگل آدمی کہتا ہے۔ میں بادشاہ ہوں حالانکہ ہم دیکھتے ہیں اس کے پاس کوئی ایسا سامان نہیں ہوتا۔ کوئی تیاری نہیں ہوتی۔ اور کوئی ایسی معقول قربانی نہیں ہوتی۔ جو اسے بادشاہت کا مالک بنا دے۔ لیکن جب نبی کہتا ہے۔ تو اس کے ساتھ معقول قربانی بھی ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ جتھہ بندی بھی ہوتی ہے۔ نبی کی جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ اور وہ لوگ اپنی قربانیوں کے اعلیٰ نتائج دنیا کے سامنے پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ گو وہ تھوڑے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ صحیح راستہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ اور پھر اس کے ساتھ ان کی

## مجنونانہ کوششیں

ان کو جلد جلد بڑھانے کا موجب بنتی ہیں۔ اور یہ مجنونانہ کوششیں ان کے پختہ ایمان کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اور یہ کوششیں اپنے ساتھ عقل و فہم بھی رکھتی ہیں۔ پس ہمیں دنیا پر یہ ثابت کرنا ہوگا۔ کہ ہم پاگل نہیں۔ اور ہم نکمے اور سست لوگوں کی طرح نہیں بلکہ ہم انتہائی کوشش کرنے والے ہیں۔ اور ہماری قربانی غیر جگہ اور غیر محل پر نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالےٰ کے نام کی اشاعت کے لئے ہوتی ہے بےشک ہماری قربانیاں دوسرے لوگوں کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ لیکن ابھی ایسا

رنگ نہیں آیا۔ کہ

## ہماری جان مال اور عزت

کی قربانیاں ایسے مقام پر پہنچ گئی ہوں۔ کہ وہ کامل قربانی کہلا سکیں۔ وہ مقام ابھی بہت اوپر ہے جس مقام پر اللہ تعالےٰ ہمیں لے جانا چاہتا ہے۔ وہ بہت بلند ہے۔ کہتے ہیں

## روس کا ایک بادشاہ

اپنی رعایا کی حالت معلوم کرنے کے لئے ملک میں چکر لگایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ چلتے چلتے رستہ بھول گیا۔ اس نے ایک فوجی افسر سے جو کہ کارپورل تھا۔ اور چھٹی پر آیا ہوا تھا۔ رستہ پوچھا۔ کارپورل انگریزی رینک ہے۔ اور ہماری فوجوں کے لحاظ سے جمعدار سمجھ لو۔ گاؤں میں جمعدار ہونا بڑی بات ہے۔ وہ فوجی افسر توند نکالے اکڑ کر کھڑا تھا۔ بادشاہ نے جا کر اس سے رستہ پوچھا۔ اس نے نہایت بددماغی سے کہا۔ چلو چلو مجھے رستے کا علم نہیں۔ بادشاہ نے خیال کیا۔ عجیب متکبر آدمی ہے۔ کہ رستہ بتانے میں تکبر سے کام لیتا ہے۔ بادشاہ سمجھ گیا۔ کہ یہ فوجی آدمی ہے۔ بادشاہ نے اسے پوچھا۔ کیا آپ سپاہی ہیں۔ اس نے نہایت غصے کے ساتھ کہا۔

## اوپر بڑھو

بادشاہ نے کہا آپ لانس نائک ہیں۔ اس نے کہا۔ اوپر چڑھو۔ اور گردن اسی طرح اکڑی ہوئی۔ اور توند باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ پھر بادشاہ نے کہا۔ کیا آپ دفعدار ہیں۔ اس نے کہا اور اوپر چلو پھر بادشاہ نے کہا۔ کیا آپ جمعدار ہیں۔ تو اس نے کہا۔ ہوں

## میں جمعدار ہوں

جب بادشاہ وہاں سے چل پڑا۔ تو اس فوجی افسر کو خیال آیا۔ کہ میں بھی اسے پوچھوں یہ کون ہے، اس نے کہا۔ مسافر کیا میں تم سے پوچھ سکتا ہوں۔ کہ تم کون ہو۔ کیا تم سپاہی ہو۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو۔ پھر اس نے کہا۔ کیا آپ لیس نائک ہیں۔ بادشاہ نے کہا۔ اور اوپر چلو۔ اس نے کہا کیا آپ نائک ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ اس نے کہا۔ کیا آپ دفعدار ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ اس نے کہا کیا آپ جمعدار ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ جب بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ تو اس کی نظریں نیچی ہو گئیں۔ اور وہ سمجھ گیا۔ کہ یہ تو کوئی مجھ سے بھی بڑا افسر ہے۔

424

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر اس نے کہا کیا آپ صوبیدار ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ پھر اس نے کہا کیا آپ صوبیدار میجر ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ پھر اس نے کہا کیا آپ لیفٹیننٹ ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ پھر اس نے کہا کیا آپ کیپٹن ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو پھر اس نے کہا کیا آپ میجر ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ اب تو اس پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا۔ کیونکہ میجر عام طور پر کمپنی کے کمانڈر ہوتے ہیں۔ پھر اس نے کہا کیا آپ کرنیل ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ پھر اس نے کہا کیا آپ جرنیل ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ پھر اس نے کہا کیا آپ کمانڈر انچیف ہیں۔ بادشاہ نے کہا اور اوپر چلو۔ اب تو اس کے گھٹنے کانپنے لگ گئے۔ اور یہ کہتا ہوا گر گیا کہ

## حضور بادشاہ سلامت ہیں

بادشاہ نے اسے کہا تم اپنی حیثیت کو دیکھو تم نے اپنے ملک کو تہذیب سکھانی ہے۔ اگر تمہارا یہ حال ہے۔ تو تم دوسروں کو کیا تہذیب سکھاؤ گے۔ یہی ہماری حالت بھی اس چھوٹے افسر کی سی ہے۔ جو اپنے چھوٹے درجے پر متکبر ہو گیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قدم پر کہتا ہے

## اور اوپر چلو

اللہ تعالیٰ تمہیں ان چھوٹے درجوں پر نہیں چھوڑنا چاہتا۔ بلکہ وہ تمہیں دنیا کے کمانڈر بنانا چاہتا ہے۔ ہم جو قربانیاں کرتے ہیں وہ جمعداروں والی ہیں۔ لیکن ہمارا خدا ہمیں دنیا کا لیڈر بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ ہم سے

## ایسی قربانیوں کا مطالبہ

کرتا ہے جو لیڈر بننے کے لئے کرنی پڑتی ہیں۔ جب تک تم اپنی ہر ایک چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا نہیں کرتے۔ اس وقت تک یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ تم دنیا سے محبت نہیں کرتے۔ جب تک تم اپنے عمل سے یہ ثابت نہیں کرتے۔ کہ تمہاری ہر چیز اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی اپنی ہر چیز تم کو دینے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ تمہارے پاس یا میرے پاس ہے ہی کیا۔ اور ہم کیا کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں۔ لیکن جو کچھ اللہ تعالیٰ ہمیں دینا چاہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ چیزیں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ایک

## ادنےٰ مومن کا انعام

زمین و آسمان کی چوڑائی کے برابر ہے۔ یعنی زمین و آسمان کے برابر جگہ اسے دی جائے گی۔ اور زمین و آسمان کی چوڑائی کے برابر جسے جگہ مل جائے۔ دنیا کے بادشاہ تو اس کے سامنے چوڑے چمار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کتنا بڑا درجہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ہمیں دینا چاہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پکڑ کر اونچا کرنا چاہتا ہے

## اللہ تعالیٰ آسمان سے آواز

دے رہا ہے۔ کہ آؤ اور میرے فضلوں کو حاصل کرو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بہت اونچا ہونا پڑے گا۔ پھر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کر سکیں گے۔ کیونکہ دینے والے کے پاس سائل ہی جایا کرتا ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی عطا اور بخشش کو لینے کیلئے عرش کے برابر بلند کرنا ہوگا۔ جب ہم اس عطا کو حاصل کرینگے پس ہمیں اپنی قربانیوں کے معیار کو بہت بلند کرنا چاہیئے۔ اور ہم انشاء اللہ اپنا ہر قدم بلندی کی طرف ہی رکھیں گے۔ اس وقت چونکہ سلسلہ کو فوری طور پر بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے۔ کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے۔ کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے۔ وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام لے سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں۔ جو وہ چالو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو۔ اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو۔ تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ جو فوری طور پر جائداد کی خرید کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو دوسرے بینکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے اگر ہندوستان کے تمام احمدی اس تحریک کی طرف توجہ کریں۔ تو پچاس لاکھ روپیہ آسانی سے جمع ہو سکتا ہے۔ اگر ہم یہ فرض کریں۔ کہ دس پندرہ فیصدی آدمی ہماری جماعت میں ایسے ہیں۔ جو آئندہ مکان بنانا چاہتے ہیں۔ اور ہم اوسط خرچ فی مکان ایک ہزار روپیہ رکھیں۔ تو اس طرح پچیس لاکھ روپیہ بن جاتا ہے۔ پھر بعض دفعہ لوگ بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں ابھی جوان نہ ہوئے ہوں۔ اور ان کو

## دو چار سال کے بعد

اس روپے کی ضرورت پیش آنے والی ہو ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں اور دفتر محاسب کو یہ لکھ کر دے دیں۔ کہ ہم یہ روپیہ لینے سے ایک یا دو یا تین ماہ پہلے اطلاع دیں گے۔ اور نوٹس دینے کے بعد روپیہ منگوائیں گے۔ اس طرح ان کا روپیہ زکوٰۃ سے بچ جائے گا کیونکہ کئی لوگ ایسے ہیں۔ جو اپنے روپے پر زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار بن رہے ہیں۔ اگر تم ایک ماہ یا دو ماہ کے نوٹس کے بعد لو گے۔ تو اس طرح تمہارا روپیہ بطور قرض ہوگا۔ اور قرض پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ پھر اس طرح تمہارا ایمان بھی مضبوط ہوگا۔ کیونکہ تم طبعی طور پر یہ خیال کرو گے۔ کہ ہم نے اپنا روپیہ اللہ تعالیٰ کے دین کے مرکز میں جمع کرا دیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ ہے۔ کہ وہ ہمارے مرکز کا محافظ ہے۔ دوسرے ہم نے

## مرکز کی ضرورتوں

کو اپنی ضرورت پر مقدم کر دیا۔ قادیان کے تو اکثر دوستوں کا روپیہ صدر انجمن کے خزانہ میں ہی ہوتا ہے۔ لیکن قادیان والوں کو بھی یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم بھی ایک ماہ کے نوٹس کے بغیر روپیہ واپس نہیں لیں گے۔ اس طرح وہ بھی زکوٰۃ سے بچ جائینگے۔ اور باہر والوں کو بھی میں یہی مشورہ دیتا ہوں میرا خیال ہے۔ کہ اگر صحیح طور پر اس بات کو لوگوں تک پہنچا دیا جائے۔ تو پچاس لاکھ روپیہ کا ایک ماہ میں جمع ہونا کوئی مشکل بات نہیں۔ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر ہی

## چار لاکھ کے قریب وعدے

ہو گئے تھے۔ حالانکہ شوریٰ پر آنے والے دوست تمام جماعت کا سواں حصہ بھی نہیں۔ بلکہ ہزارواں بھی نہیں تھے۔ اگر ہم ان کو سواں حصہ بھی سمجھیں تو بھی چالیس لاکھ روپیہ بنتا ہے۔ جو جماعت سے اکٹھا ہو سکتا ہے۔ اور اگر ان کو سواں حصہ سمجھیں۔ تو بھی اس حساب سے چالیس کروڑ روپیہ بنتا ہے۔ پس دوستوں کو پوری کوشش کے ساتھ اس تحریک کو پھیلانا چاہیئے۔ دوسری تحریک یہ ہے کہ ایسے نازک وقت میں ادنےٰ سے ادنےٰ قربانی جس کا ہر واقف جائداد سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ وہ جائداد کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ ہے۔ اور جنہوں نے اپنی تنخواہ وقف کی ہوئی ہے۔ ان سے ایک ماہ کی پوری تنخواہ مانگی گئی ہے۔ کسی دوست کے پاس اس وقت روپیہ نہ ہو۔ تو اسے قرض لے کر روپیہ دے دینا چاہیئے۔ اور پھر اس قرض کو آہستہ آہستہ ادا کرنا چاہیئے۔ ہم نے دفتر کے ریکارڈ کے لحاظ سے اندازہ کیا ہے کہ اس وقت تک ۹ لاکھ روپیہ کی جائدادیں وقف ہو چکی ہیں۔ اس حساب سے ۹۰ ہزار روپیہ تو ان جائدادوں سے ہی آجائیگا۔ بلکہ اس سے زیادہ کی امید ہے۔ کیونکہ اس وقت پہلے کی نسبت ڈیوڑھی دوگنی قیمتیں ہو چکی ہیں۔ اور دو لاکھ سے زائد کی آمدنیں وقف ہیں۔ اگر ہم وقف شدہ جائدادوں کو موجودہ قیمتوں کے لحاظ سے دیکھیں تو یہ جائدادیں ڈیڑھ لاکھ کی بنتی ہیں۔ اس طرح ہمیں ان سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول ہو سکتا ہے۔ دو لاکھ تنخواہوں کا ملا کر ۳½ لاکھ ہو جاتا ہے۔ ہم نے جائداد کا دسواں حصہ اسلئے مانگا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہم نے جائیداد کی سالانہ آمد کو بارہ مہینوں پر تقسیم کیا۔ تو اس طرح جائیداد کا سواں حصہ بنتا تھا۔ سو ہم نے سویں کا مطالبہ کیا ہے۔ تنخواہوں والوں اور جائیداد والوں کو ملا کر امید ہے کہ تین ساڑھے تین لاکھ روپیہ چندہ آجائے گا۔ حالانکہ واقفین جائیداد کی تعداد بہت کم ہے۔ یعنی لاکھوں کی جماعت میں سے کل ۱۸ سو ہے۔ اور ہمارے پوری شرح سے ماہوار چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد پچیس تیس ہزار ہے۔ اگر پورے طور پر اعداد و شمار جمع کئے جائیں۔ تو ہو سکتا ہے کہ چالیس ہزار نکل آئیں۔ پھر بہت سا حصہ بیکاروں کا بھی ہوتا ہے۔ اور ان کا بھی جو کہ کبھی کبھی چندہ دیتے ہیں۔ اگر اس حصے کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو ساٹھ ہزار کے قریب یہ تعداد بن جاتی ہے۔ لیکن ساٹھ ہزار میں سے صرف ۱۸۰۰ نے جائیداد وقف کی ہے۔

پھر ہم اکثر عورتوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کچھ نہ کچھ زیور ضرور رکھتی ہیں۔ عورتوں کو زیور پہننے کا شوق ہوتا ہے۔ خواہ ایک دو روپے کی چیز ہی کیوں نہ پہنیں۔ اور

## غریب سے غریب عورت

بھی آٹھ آنے کی بالی ضرور پہنتی ہے۔ ہر شخص جو دیتا ہے اسے اس کے مطابق ہی ثواب ملتا ہے۔ اگر ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے۔ اور وہ اس کا سواں حصہ ایک ہزار دیتا ہے۔ تو ایک اٹھنی کی بالی پہننے والی عورت ایک پائی دیکر اس کے برابر ثواب حاصل کر لیتی ہے۔ اور وہ دونوں ثواب میں ایک جیسے شریک ہیں۔ میں بیان کر رہا تھا۔ کہ اکثر عورتوں کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے۔ اگر ہم سمجھیں کہ ہماری جماعت میں بیس ہزار عورتیں ہیں۔ اور ہم اوسط قیمت ہر ایک عورت کے زیور کی پچاس روپے رکھیں۔ تو دس لاکھ روپیہ بنتا ہے۔ اور اس طرح دس ہزار روپیہ چندہ آ سکتا ہے۔ ہم نے جائیداد کے متعلق یہ شرط لگائی ہے۔ کہ ایسی جائیداد ہونی چاہیئے۔ جس پر اس شخص کا گذارہ ہو۔ جس پر اس کا گذارہ نہ ہو۔ وہ ایک ماہ کی آمد دے۔ اسی طرح میں یہ بھی چاہتا ہوں۔ کہ

## بچے بھی اس سے پیچھے نہ رہیں

اور بورڈنگ اور کالج کے طلباء کو جو خرچ گھروں سے ملتا ہے۔ اس میں سے کھانے کا خرچ اور سکول یا کالج کی فیس نکال کر جو بچتا ہو۔ وہ اس کے برابر ادا کریں۔ افسروں کو چاہیئے بورڈروں کے علاوہ دوسرے لڑکوں کو بھی شامل کریں۔ ہمارے سکول میں ۱۸۰۰ لڑکا ہے۔ اگر فی لڑکا پانچ روپے اوسط لگائی جائے۔ تو نو ہزار روپیہ لڑکوں سے لیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کالج میں سوا دو سو کے قریب لڑکے ہیں۔ کھانے اور کالج کی فیس کے علاوہ ان کے پاس یقیناً دس روپے سے زیادہ بچتے ہوں گے۔ اگر دس روپے فی لڑکا اوسط لگائی جائے۔ تو سوا دو ہزار کے قریب روپیہ کالج کے لڑکوں سے وصول ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ زنانہ سکول ہے۔ پھر کارخانے ہیں۔ میں نے سنا تھا۔ کہ

## تمام کارخانوں کی اوسط مزدوری

پندرہ ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو پندرہ ہزار روپیہ کارخانوں سے وصول کیا جا سکتا ہے۔ پھر تاجر ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا۔ کہ سارے تاجر مخلص نہیں۔ لیکن اکثر

## تاجروں کی وہ ذہنیت

جو انکم ٹیکس کے متعلق ہوتی ہے۔ وہی چندوں میں بھی آجاتی ہے۔ اگر پیش آنے والے خطرات کو سمجھتے ہوئے اور ادنیٰ ذہنیت سے بالا ہوتے ہوئے تاجر قربانی کریں۔ تو قادیان کے تاجروں اور صناعوں سے پچاس ساٹھ ہزار روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ غرض جہاں تک میرا اندازہ ہے۔ سوا لاکھ یا ڈیڑھ لاکھ روپیہ قادیان سے جمع ہو سکتا ہے۔ پچیس ہزار صدر انجمن نے دیا ہے۔ پندرہ ہزار کارخانوں والے دیں۔ یہ چالیس ہزار ہو گیا۔ تاجر پیشہ اگر ساٹھ ہزار دیں۔ تو یہ ایک لاکھ بن گیا۔ انجمن کے کارکنوں کا ماہواری بل پچیس ہزار کا ہوتا ہے۔ عورتوں اور زمینداروں کے چندے اس کے علاوہ ہیں اور کچھ روپیہ تحریک نے بھی دیا ہے۔ اس طرح ڈیڑھ لاکھ روپیہ بآسانی جمع ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر ایک آدمی اپنے فرض کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔ اگر

## جماعت کے تمام افراد

تک یہ تحریکیں پہنچ جائیں۔ تو مجھے امید ہے۔ کہ پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ پورے طور پر ہر جگہ تحریک کا پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنے معمولی ذرائع سے کام لیکر بھی اس تحریک کو پھیلائیں۔ تو ہماری مانگ سے بہت زیادہ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اگلے سال کوئی تحریک کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اگلے سال اس سے بہت بڑھ کر قربانی پیش کرنی پڑے۔ بعض لوگ نادانی سے یہ اعتراض کر دیا کرتے ہیں۔ کہ تم

## پچھلے سال کی قربانی

**کو بڑی قربانی قرار دیتے تھے مگر جب وہ قربانی کر دی گئی۔ تو اب پھر بڑی قربانی کا مطالبہ سامنے** آگیا ہے۔ اس کے متعلق میں نے بارہا سمجھایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے قرب کے حصول کے لئے کسی قربانی کو بھی ہم بڑا نہیں کہہ سکتے۔ اور کوئی مقام ایسا نہیں۔ جس پر ہم کھڑے ہو کر یہ کہہ سکیں۔ کہ ہم نے بہت بڑی قربانی کر دی۔ اصل میں یہ چیزیں نسبتی ہوتی ہیں۔ جہاں ہم پچھلے سال تھے۔ اس کے لحاظ سے گذشتہ سال کی قربانی ہی بڑی تھی۔ اور جہاں ہم اب ہیں۔ اس سے اوپر کی قربانی اب ہمارے لئے بڑی ہے۔ ورنہ ہمارا خدا تو غیر محدود ہے۔ اور غیر محدود ہستی کو ملنے کے لئے محدود قربانیاں کیونکر بڑی قربانیاں کہلا سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرماتا ہے۔ کہ تم ہم سے یہ دعا کیا کرو۔ کہ رب زدنی علما۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام عمر یہ دعا مانگتے رہے۔ تو کیا تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی نعوذ باللہ بڑے ہو۔ کہ تم کسی قربانی کے متعلق کہہ دو۔ کہ اس سے بڑی قربانی نہیں ہو سکتی۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کے قرب کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہو۔ اور یہی تمہارا مقصد ہے۔ تو تمہیں ہر قدم پر زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرنی ہوگی۔ اس وقت کے لئے بڑی قربانی یہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے بڑی قربانی کونسی ہوگی۔ مسیح ناصری علیہ السلام جس کی قوم کا تم مضحکہ اڑاتے ہو۔ اور جس کے متعلق کہتے ہو۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس مسیح کے حواریوں نے ایسی قربانیاں پیش کیں۔ کہ دنیا نے

## ان کا نام فقیر رکھ دیا

یہ نہیں کہ وہ ابتداء سے ہی مفلس تھے۔ بلکہ وہ بھی صاحب جائداد تھے۔ لیکن انہوں نے اس طرح قربانیاں کیں۔ کہ دنیا کی نگاہوں میں وہ فقیر ہو گئے۔ لیکن ہمارا کام ان سے بڑھ کر ہے۔ اور ہمارا امام بھی ان کے امام سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے قربانی کے میدان میں ان سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ اور ہر ایک آدمی جس نے جائیداد وقف کی ہوئی ہے۔ وہ جائیداد کا سواں حصہ اور جس نے آمد وقف کی ہوئی ہے۔ وہ ایک ماہ کی آمد دے۔ جو لوگ ابھی تک شامل نہیں ہوئے۔ ان کے لئے میں نے ۱½ ماہ کا عرصہ مقرر کیا ہے۔ تمام وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک واقفین جائیداد میں اپنے نام پیش نہیں کئے۔ ان کو اس عرصہ میں اپنے نام پیش کر دینے چاہئیں۔ ان کا فرض ہوگا کہ وہ چھ ماہ کے اندر اندر اپنی جائیداد کا سواں حصہ ادا کریں۔ یہ لوگ بھی ثواب میں پہلے لوگوں کے ساتھ شریک ہوں گے۔ لیکن جو لوگ اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں اپنی جائیدادیں وقف نہیں کریں گے۔ ہم ان سے ½ فی صدی قیمت جائیداد کا لیں گے۔ یا ½ ماہوار آمد کا جو بھی ان دونوں میں سے زیادہ ہو (یاد رکھنا چاہیئے کہ قاعدہ یہ ہے۔ کہ اگر کسی کی جائیداد بھی ہو۔ اور ماہوار آمد بھی خواہ تجارت سے خواہ نوکری سے اسکی ماہوار آمد اگر جائیداد کی قیمت کے ۱/۱۰۰ سے زیادہ ہو۔ تو اسے ماہوار آمد دینی چاہیئے۔ اور اگر جائیداد کا ۱/۱۰۰ ماہوار آمد سے زیادہ ہے۔ تو وہ دینا چاہیئے۔ اور جس سے ہو سکے وہ بے شک دونوں دے۔ مگر بہر حال جو زیادہ ہو۔ وہ دے۔ کم والا پہلو اختیار نہ کرے اور اگر واقف جائیداد نہ ہو۔ تو ½ آمد ماہوار کا یا ½ جائیداد کی قیمت کا جو بھی زیادہ ہو۔ دے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

425

اور یاد رہے۔ کہ جو جائداد یا آمد وقف نہیں کرتے۔ وہ اس انعام میں شامل نہیں ہو سکتے جو کہ پہلوں کے لئے ہے۔ وہ انعام انہی لوگوں کے لئے ہے۔ جنہوں نے جائدادیں یا آمدنیں وقف کر دی ہیں۔ یا اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں اپنے نام پیش کر دیں گے۔ باقی $\frac{1}{10}$ آمد ماہوار یا $\frac{1}{2}$ قیمت کا جائداد کی دے سکتے ہیں۔ بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ لوگ اس تحریک سے بھاگیں گے۔ لیکن میرا تجربہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ پرسوں سے لوگ مجھے رقعوں پر رقعے لکھ رہے ہیں۔ کہ اگر اب ہم شامل ہو جائیں۔ تو ہم کیوں ایک فی صدی نہیں دے سکتے۔ یا کیوں ہم ایک ماہ کی آمد وقف نہیں کر سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے

## ہماری جماعت میں ایمان کی کمی نہیں

ہاں تربیت کی کسی حد تک کمی ہے۔ اور میں اس کو دور کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مگر ہماری ان کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ جماعت کے ایمانوں کو بڑھاتا جا رہا ہے۔ چندے کی کوئی تحریک ایسی نہیں جسے ناکام کہا جا سکے۔ یا جس سے لوگوں نے بچنے کی کوشش کی ہو۔ میں نے ان پوچھنے والوں کو کہہ دیا ہے۔ کہ تم لوگ بھی $1\frac{1}{2}$ ماہ کے اندر اندر شامل ہو کر جائداد کا ایک فی صدی یا ایک ماہ کی آمد دے سکتے ہو۔ اور یہی میرا منشاء ہے۔ لیکن جو لوگ اس میعاد کے اندر اپنے وعدے نہ بھجوائیں گے۔ ان سے جائداد کا $\frac{1}{2}$ فی صدی اور ماہوار آمد کا نصف لیا جائے گا۔ کیونکہ واقفین کو غیر واقفین پر فضیلت حاصل ہے۔ بعض لوگوں کو وقف جائداد یا وقف آمد کے متعلق غلطی لگی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم صرف ایک دفعہ ہر سال ایک ماہ کی آمد یا جائداد کا ایک فی صدی لیا کریں گے۔ یہ بات صحیح نہیں یہ بات ضرورت پر مبنی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اگلے سال ہمیں ضرورت ہی نہ پڑے اور ہم کچھ نہ مانگیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اگلے سال ایک فیصدی کی بجائے ہم دو فی صدی یا تین فیصدی یا $\frac{1}{2}$ فی صدی یا $\frac{1}{4}$ فی صدی جیسے حالات ہوں گے مانگ لیں۔ یہ مطالبہ تو حالات کی بناء پر ہو گا۔ ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ یکدم جماعت پر

## ناقابل برداشت بوجھ

پڑے۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں۔ ہمارے لئے آئندہ بھی لمبے کا رستہ کھلا رہے۔ کہتے ہیں۔ کسی کی مرغی ہر روز سونے کا ایک انڈا دیتی تھی۔ اس نے خیال کیا۔ کہ اگر میں اسے خوب دانہ وغیرہ کھلاؤں۔ تو شاید یہ دو انڈے ہر روز دیا کرے۔ اس نے مرغی کو پکڑ کر زبردستی دانہ وغیرہ اس کے منہ میں ٹھونسا۔ لیکن زیادہ کھا جانے کی وجہ سے مرغی مر گئی۔ عقلمند انسان کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ایسے طور پر قربانی کا مطالبہ کرے۔ کہ اگلے سال پھر لوگ قربانی کرنے کے قابل ہو جائیں۔ مجھے عورتوں نے لکھا ہے۔ کہ ہم

## اپنے زیور بیچ کر بھی یہ رقم

پوری کرنے کو تیار ہیں۔ میں نے ان کو جواب دیا ہے۔ کہ تم بھی اپنے حصہ کے مطابق قربانی کرو۔ لیکن عام رقم کے پورا کرنے کے لئے یہ بوجھ تم پر نہیں ڈالا جا سکتا۔ مرد پہلے ہیں۔ اور تم بعد میں ہو۔ پہلا قدم مردوں کے لئے ہے۔ اور دوسرا قدم تمہارے لئے۔ چونکہ مردوں کو دوہری جائداد ملتی ہے۔ اس لئے دوہری قربانی کا بار بھی ان پر پڑنا چاہیئے۔ باپ کے ورثہ میں دو روپے بھائی کو اور ایک روپیہ بہن کو ملتا ہے۔ اس لئے چندے کے وقت بھی بھائی کو آگے آنا چاہیئے۔ یورپ و انگلستان میں یہ رواج ہے کہ عزت کے ہر کام میں عورتوں کو پہلے رکھتے ہیں۔ ہر عزت کے موقعہ پر وہ کہیں گے۔ (Ladies first) بیگمات پہلے چلیں۔ اگر کمرے میں داخل ہوتا ہو۔ تو کہیں گے لیڈیز فسٹ کھانے پر بیٹھیں گے۔ تو کہیں گے لیڈیز فسٹ۔ غرض ہر کام میں وہ عورتوں کا بہت احترام کرتے ہیں۔ اس بارہ میں ایک لطیفہ مشہور ہے۔ کہ ایک انگریز اپنی بیوی اور سالی کو لے کر رات کو سینما دیکھنے گیا جب واپس آئے۔ تو دروازہ کھلا ہوا دیکھا شبہ پڑا کہ اندر چور ہے۔ مرد کچھ ڈر کر وہیں کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا لیڈیز فسٹ عورتیں آگے چلیں لیکن اس کی سالی بجائے گھر میں داخل ہونے کے واپس چل پڑی۔ اور کہنے لگی۔ کہ میں پولیس میں اطلاع دینے جا رہی ہوں۔ اس کی بیوی بھی اس کے پیچھے چل پڑی۔ کہ مجھے وہاں کمرہ کا سامان بتانا ہو گا۔ میں بھی جاتی ہوں۔ اس پر مرد گھبرا گیا اور بولا۔ کہ میں تم کو اکیلے نہیں جانے دیتا چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں لیکن ہمارے ہاں

## خدا تعالیٰ کا فضل

ہے۔ ہمارے مرد ایسے نہیں۔ کہ وہ خود پیچھے بیٹھ رہیں۔ اور عورتوں سے کہیں کہ تم آگے بڑھو۔ کوئی ایسا وقت بھی آ سکتا ہے۔ کہ جب مرد تمام کے تمام مارے جائیں۔ اس وقت عورتوں کا کام ہے۔ کہ وہ دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں اور ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے۔ لیکن جب تک مرد موجود ہیں۔ ہماری جماعت کا یہ طریق نہیں کہ وہ عورتوں کو بھی لڑنے لگوائیں۔ ہاں جب مرد فنا ہو جائیں۔ تو پھر بے شک عورتیں آگے آئیں۔ اور دین کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اپنے

## خون کا آخری قطرہ

تک بہا دیں۔ لیکن عام حالات میں ان کا یہ کام نہیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ حاملہ ہونے اور حائضہ ہونے کے جو عوارض ہیں۔ وہ بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گھر بیٹھنے کے لئے بنایا ہے۔ پس جب تک ایک مرد بھی زندہ ہے۔ اس کا کام ہے [illegible] وہ عورتوں کی حفاظت کے لئے جان دیدے۔ اس کے بعد عورتیں بے شک میدان میں آئیں۔ کیونکہ وہ بھی خدا کی بندیاں ہیں۔ اور دین کے جھنڈے کو بلند رکھنا ان کا بھی فرض ہے۔ اس لئے وہ لڑتی ہوئی میدان جنگ میں ہی جان دیدیں لیکن دین کے جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیں۔ بہر حال اس وقت مخاطب دونوں ہیں مرد بھی میرے مخاطب ہیں۔ اور عورتیں بھی میری مخاطب ہیں۔ لیکن

## زیادہ ذمہ واری مردوں پر ہے

اس سے اتر کر عورتوں پر ہے۔ عورتوں میں سے بھی جو صاحب جائداد ہوں ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جائداد کا ایک فیصدی دیں اور جن کو خاوند کچھ رقم بطور جیب خرچ دیتے ہیں۔ وہ اس کے برابر دیں۔ اور جن کی جائداد آمد سے زیادہ ہے۔ وہ جائداد کا حصہ دیں کیونکہ مومن ہمیشہ قربانی کی زیادتی کو پسند کرتا ہے۔ کمی کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ اور جن کی ماہوار آمد جائداد سے زیادہ ہے۔ وہ ماہوار آمد دے اور جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ وہ

## دونوں ہی پیش کر دیں

یہ وقت جماعت کے امتحان کا ہے۔ ہر فرد کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہو۔ ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر وقف کرنے والے بھی

## واقفین کی صف اول

میں کھڑے ہوں گے۔ اور جو لوگ وقف نہیں کریں گے۔ ہم ان سے جائداد کا $\frac{1}{2}$ فی صدی اور ماہوار آمد کا $\frac{1}{2}$ لیں گے۔ ان سے جائداد کا ایک فی صدی اور پورے مہینے کی تنخواہ قبول نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ وہ غیر واقفین ہیں اور جو لوگ باوجود اس نازک وقت کے حصہ نہیں لیں گے۔ ہم آئندہ ان کو کسی ہنگامی تحریک میں شامل نہیں کریں گے۔ قرآن کریم بھی ایسے لوگوں کے متعلق یہی فرماتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو کہہ دو کہ تم

## ہمارے ساتھ جہاد کے لئے مت نکلو

ہمیں تمہاری ضرورت نہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کو اسلام سے نہیں نکالا۔ اس لئے ہم بھی ایسے لوگوں کو جماعت سے نہیں نکالیں گے۔ لیکن آئندہ ان کو ایسی تحریک میں شامل نہیں کریں گے۔ نادان کہے گا۔ کہ ان کے تو مزے ہو گئے۔ کہ ان کو کچھ بھی دینا نہ پڑا۔ لیکن وہ نہیں جانتا۔ کہ مومن کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔ کہ اسے قربانی کرنے سے محروم کر دیا جائے۔ اس کے لئے وہ دوزخ کے عذاب سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے کیونکہ مومن قربانی کو سب سے بڑا انعام سمجھتا ہے۔ اس کے لئے دوزخ آسان ہوتی ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ قربانی پیش کرے اور اسے رد کر دیا جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں

## اس قسم کا ایک واقعہ

نظر آتا ہے۔ ایک شخص جو بہت غریب تھا۔ وہ آپ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال عطا فرمائے تاکہ میں بھی مالی قربانیوں میں حصہ لے سکوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ اور اس کے مال میں اتنی برکت پیدا ہوگئی۔ کہ چند سالوں میں ہی اس کے پاس اتنا مال ہو گیا۔ کہ اس کے جانوروں سے ایک وادی بھر جاتی تھی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقرر کردہ آدمی اس کے پاس زکوٰۃ لینے کے لئے گیا۔ تو اس نے کہا۔ جب دیکھو چندہ مانگنے کی ہی فکر رہتی ہے۔ ان جانوروں کو کھلائیں پلائیں۔ یا تمہارے لئے چندے کا انتظام کریں۔ وہ آدمی واپس آگیا۔ اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں آدمی نے آج مجھے اس قسم کا جواب دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ آئندہ اس سے کبھی

زکوٰۃ نہ لی جائے

معلوم ہوتا ہے۔ اس کے اندر ابھی ایمان کی کوئی چنگاری باقی تھی۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر اس سے جبراً زکوٰۃ کا مطالبہ کیا جاتا۔ تو اس کے اندر ضد پیدا ہو جاتی اور وہ چنگاری بجھ جاتی۔ مگر اسے سزا دی گئی زکوٰۃ نہ لینے کی۔ اور وہ سمجھ گیا کہ میرے لئے

سب سے بڑی چوٹ

یہی ہے کہ آئندہ کے لئے میں ثواب سے محروم کر دیا گیا ہوں۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔ وہ شخص بعد میں اپنا زکوٰۃ کا مال حضرت ابوبکرؓ کے پاس لے کر آتا لیکن آپ اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیتے۔ لکھا ہے کہ اس کے پاس اتنا مال زکوٰۃ کا جمع ہو گیا تھا کہ اس کے زکوٰۃ کے جانوروں سے ایک وادی بھر جاتی تھی۔ لیکن جب وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس مال لیکر آتا تو آپ فرماتے جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ نہیں لی۔ میں کس طرح لے سکتا ہوں۔ وہ

روتا ہوا واپس چلا جاتا

پس یہ مت سمجھو کہ ہم کمزوروں کے لئے راستہ کھول رہے ہیں بلکہ ہم تو ان کے ایمان کی چنگاری کو سلگا رہے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالےٰ پر پورا بھروسہ ہے۔ وہ ہمارے کاموں کا نگہبان ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربانی کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے وہ انعام سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے۔ پس ہماری جماعت کو اپنی قربانی کے معیار کو بہت بلند کرنا چاہیے۔ اور میرے نزدیک مومن کے لئے سب سے بڑی سزا یہی ہے کہ اس کا چندہ قبول نہ کیا جائے۔ ہم اس کا ماہواری چندہ واپس نہیں کریں گے۔ لیکن خاص چندوں میں وہ شریک نہیں ہو سکے گا۔ دنیا داروں کے نزدیک تو سزا یہ ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ جو شخص دینے سے گریز کرتا ہے۔ اس سے دو گنا وصول کرو۔ لیکن ہم اس کو یہ سزا دیتے ہیں۔ کہ آئندہ اس کا چندہ قبول نہ کیا جائے۔ قادیان والوں کو تو یہ کام جھٹ پٹ کر دینا چاہیئے۔ ان کے لئے تو ہفتوں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مجھے حیرت ہے کہ اب تک انہوں نے اس کام کو کیوں نہیں کیا۔ عورتوں کے متعلق مجھے رپورٹ ملی ہے کہ وہ بے تحاشا دوڑ دھوپ کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ مردوں کو بھی چاہیئے تھا کہ وہ بھی رات دن ایک کر کے اس کام کو سرانجام دیتے۔ یہ کتنا

ایمان پرور نظارہ

ہوتا کہ ایک بھائی کے دروازے پر دوسرا بھائی ایک دو بجے رات کے دستک دیتا۔ اور اسے جائداد وقف کرنے یا حصہ آمد ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا۔ اب بھی تمہارے لئے موقع ہے۔ دو تین دنوں میں یہ کام کر کے فہرستیں پیش کر دو۔ تاکہ باہر کے لوگ یہ محسوس کریں کہ قادیان والوں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ تمہاری ذمہ واریاں دوسرے مقامات والوں سے بہت زیادہ ہیں۔

مقامات مقدسہ اور تعلیمی اداروں کا فائدہ بھی تمہیں ہی سب سے زیادہ پہنچتا ہے باہر کے لوگ تو صرف تمہارے ساتھ ایمان میں شریک ہیں۔ تم ایمان میں بھی اور جان میں بھی دونوں میں شریک ہو۔ اس لئے تمہاری ذمہ داریاں باہر والوں سے بہت زیادہ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ باہر والے قربانی میں بڑھ جائیں اور تم پیچھے رہ جاؤ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آج تک قادیان کے لوگ پیچھے کبھی نہیں رہے۔ اور مجھے امید ہے کہ اب بھی قادیان کے لوگ دوسروں سے پیچھے نہیں رہیں گے کیونکہ قادیان اللہ تعالےٰ کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ پھر میں نے توجہ دلائی تھی۔ کہ زیادہ سے زیادہ وصیتیں کرو اور کوئی مرد اور عورت ایسا نہ رہے جو موصی نہ ہو۔ اپنے ایمان اور اخلاص میں ترقی کرو۔ نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو میں یہ بھی بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے چندے کا دوسرے چندوں پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ماہواری چندوں یا وصیت کے چندوں یا تحریک جدید کے چندوں میں کمی واقع ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ کا ایک حق دبا کر دوسرا حق ادا کرنا کبھی بھی فائدے کا موجب نہیں ہوتا۔ اس طرح ثواب کم ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالو۔ صحابہؓ کو دیکھو کہ وہ تم سے بہت تھوڑا کھا کر اور بہت تھوڑا پہن کر زندہ رہے۔ تم پر تو ابھی اسکا عشر عشیر بھی نہیں آیا۔ صحابہؓ کو مکہ میں تیرہ سال تک سخت سے سخت مصائب کا سامنا رہا اور ان کو سالہا سال تک قربانی کرنی پڑی۔ اب اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ تم کو اس طرح کی قربانی کرنی پڑے گی تو ثواب میں بھی ان کے برابر ٹھہرو گے۔ پس اس

ہنگامی چندے کا مستقل چندوں پر اثر

نہیں پڑنا چاہیئے اگر تم کمی کرو گے۔ تو ثواب کو ضائع کرنے والے ٹھہرو گے اس لئے کوشش کرو کہ تحریک کے چندوں اور دوسرے مستقل چندوں میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ عملی اپنے مالوں میں اگر کمی واقع ہوتی ہے تو بیشک ہو جائے اگر تم ایسا کرو گے۔ تو اللہ تعالےٰ کے خزانے تمہارے لئے کھولے جائیں گے۔ اور اس کی درگاہ میں تمہارا درجہ بلند کیا جائے گا۔

## ۱۷ اپریل بروز جمعرات روزہ رکھا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سات نفلی روزے رکھنے کا جو ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے سلسلے میں پانچواں روزہ مورخہ ۱۷ اپریل (جمعرات) کو رکھا جائے اور ملک میں امن کے قیام اور فتنہ وفساد کے دور ہونے کے لئے دردِ دل سے دعائیں کی جائیں۔

## فیصلہ مشاورت سنہ ۴۳ء

مجلس مشاورت سنہ ۱۹۴۳ء میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سامنے تمام سکرٹریاں مال نے حلف اٹھایا تھا کہ ہم ضرور ہر ماہ میں ایک گوشوارہ حسب ذیل نمونہ کا ارسال کیا کریں گے۔ مگر افسوس کہ جماعتیں اس پر عمل نہیں کرتیں۔ مہربانی فرما کر سکرٹریان مال اس طرف خاص توجہ کریں۔ ورنہ غلطی حساب کے ذمہ وار وہ خود ہوں گے۔ دفتر پھر بالکل بری الذمہ ہوگا۔

گوشوارہ کا نمونہ حسب ذیل ہے۔ نام موصی۔ نمبر وصیت اگر نمبر وصیت یاد نہ ہو۔ تو ولدیت اور سابقہ سکونت جہاں سے وصیت کی ہوئی ہو نا از بس ضروری ہے۔ باقی یہ کہ اس نے فلاں تاریخ کو یہاں مقامی انجمن میں رقم ادا کی اور فلاں تاریخ کو فلاں کو پی کے ماتحت وہ رقم داخل خزانہ کر دی گئی ہے (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

**نام شائع کئے جائینگے**:- تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں اور دفتر دوم کے سال سوم کے اس مارچ تک وعدے پورے کرنیوالے مجاہدوں کے نام انشاء اللہ تعالیٰ اخبار الفضل میں شائع کئے جائینگے (وکیل المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah


**تعلیم الاسلام سکول کے طلباء کو اطلاع**

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء ۱۷ اپریل ۴۷ء کو ۵ بجے بعد دوپہر اور ۱۸ اپریل کو صبح ۸ بجے سکول میں آکر ضروری کتب اور کاپیاں خرید لیں۔ تاکہ ۱۹ اپریل کو باقاعدہ پڑھائی شروع ہو۔

**روپیہ کمانے کا طریقہ**

اپنے شہر کے دوکانداروں سے آرڈر حاصل کر کے ہمیں بھیجیں۔ اور ۲۵ فیصدی منافع حاصل کریں کرایہ ریل اور پیکنگ ہمارے ذمہ ہوگا۔ روپ سنوار کریم۔ چھائیاں اور کیل دور کرتی ہے اور سیاہ رنگ کو گورا کر دیتی ہے۔ قیمت ۱۲/ فی شیشی۔ پیرس کولڈ کریم رنگ نکھارتی اور خوبصورتی قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/۔ حمیدیہ فارمیسی پرفیومری برانچ قادیان

**پانچ روپے بارہ آنے**

**طاقت کیلئے اعلیٰ دوا**

زہریلی منشی اور مضر صحت ادویہ سے پاک

**مردانگی**

ایک بار منگوا کر ضرور استعمال کریں

ملنے کا پتہ:۔ مخدوم اینڈ کمپنی نصیرہ پنجاب

**ذیابیطس کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں**

قیمت ایکماہ کا کورس ساڑھے ۳ روپے

**فوری ضرورت**

سندھ کی ایک اسٹیٹ میں ایک شادی شدہ استاد کی جو چھوٹے بچوں کی تعلیم دے اور تربیت کر سکے۔ فوری ضرورت ہے تنخواہ ماہوار /۳۰ مع جنگ الاؤنس اور ایک من غلہ ماہوار۔ کوئی نوکر رکھنے کی منظوری میں دس روپے۔ مزید علاوہ اسٹیٹ کی دیگر رعایتوں کے ملیں گے تعلیم میٹرک تک دیانتدار تجربہ کار محنتی ہو۔ بیوی اتنی تعلیم یافتہ ہو کہ عورتوں کو معمولی مگر ضروری دینی تعلیم دے سکے۔ اسے لجنہ کی طرف سے مناسب الاؤنس ملے گا۔

انچارج دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

دیانتداری بہترین حکمت عملی ہے

آزما کر دیکھیں "جیسمین" مارکہ موم بتی مقابلہ میں ولائتی موم بتیوں سے بھی زیادہ روشنی دیتی

زیادہ دیر جلتی اور زیادہ سستی ہے

**اسلم انڈسٹریز دارالانوار قادیان**

**عرق نور رجسٹرڈ**

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور۔ عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو بھی آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز

عرق نور رجسٹرڈ قادیان (پنجاب)

**دی**

جب صبح کی تازہ ہوا چمن سے اپنے دوش پر چاند کی کرنوں سے چٹکی ہوئی تازہ کلیوں کی خوشبو لئے آپ تک پہنچتی ہے تو آپ ایک لمحہ کے لئے بے خود ہو جاتے ہیں۔

آپ کے لب جنبش میں آتے ہیں

کاش یہ ایک دفعہ پھر آئے ———!!!

لیکن ایک دفعہ نہیں۔ الخ